تحقیقی مجلہ تحقید، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد
جلد ۱، شمارہ ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۰

eISSN: 2789-6331
pISSN: 2789-4169

ڈاکٹر محمد اشرف کمال
پروفیسر آف اردو ، صدر شعبہ اردو:گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بھکر
Dr. Muhammad Ashraf Kamal
Professor of Urdu, HOD Urdu, Govt Postgraduate College, Bhakkar

اکبر الہ آبادی کی شاعری میں انگریزی زبان اور معاشرت کی عکاسی

Portrayal of Society and English Language in the Poetry of Akbar Ilahabadi

Abstract

Akbar Ilahabadi is a famous poet of the colonial era. His poetic style is intellectual and artistic. He gave humorous style to Urdu Literature. Due to his poetry, many English words added in Urdu poetry. In this way, he succeeded in opening a new linguistic angle in Urdu literature. He also opposed imitation. He frankly used English words in his poetry because Urdu languages has a natural ability to adopt and absorb words of a non-Urdu language.

Keywords: Satire, English Language, Society, Akbar Ilahabadi, customs, colonial system

کلیدی الفاظ: ڈسکورس۔سماج۔نوآبادیات۔تہذیب۔زبان۔دخیل۔الفاظ۔ اثرات۔

اکبر الہ آبادی عہد نوآبادیات کا ایک اہم شاعر ہے جس نے اپنے مخصوص شعری انداز سے اردو ادب کے طنزیہ اور مزاحیہ باب میں نہ سرف فکری اور فنی حوالے سے اضافہ کیا۔ بلکہ ان کی شاعری کی وجہ سے بہت سے انگریزی الفاظ اس طرح ان کی شاعری میں استعمال ہوئے کہ وہ اردو ادب میں ایک نئے لسانی زاویے کا در وا کرنے میں کامیاب ہوئے۔انھوں نے جہاں مشرقی تہذیب کو مغربی تہذیب پر اہمیت دی وہاں اندھ ادھند تقلید کی مخالفت بھی کی۔ مگر اس کوشش میں وہ انگریزی الفاظ کو یوں بے تکلفی سے استعمال کرتے چلے گئے کہ اردو زبان وادب میں سرمایۂ لفظی کا اضافہ ہوگیا۔ اور یہ بات سامنے آئی کہ اردو زبان کسی غیر زبان کے الفاظ کو اپنانے اور اپنے اندر سمولینے کی قدرتی صلاحیت رکھتی ہے۔

آئیڈیالوجی اور ڈسکورس کے ذریعے نوآبادکار اپنے تسلط کو استحکام دینے کی کوشش کرتا ہے۔سیاسی اور سماجی حوالے سے انھیں وقت کی سب سے بڑی سچائی بنا کر پیش کرتا ہے۔سماج میں سیاسی وثقافتی حوالے سے آئیڈیالوجی ، ڈسکورس(مہابیانیہ) اور اے پس ٹم(عصری حسیت) بیک وقت مصروف کار ہوتے ہیں اور انسانی ذات پر اپنے اثرات مرتب کر رہے ہوتے ہیں۔کیونکہ انسان کا تعلق سماج سے ہے۔سماج میں ہونے والی ہر تبدیلی اُس سماج میں رہنے والے لوگوں پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔

نوآباد کار جب کسی قوم اور ملک کو اپنی نوآبادیات بنا لیتا ہے تو وہاں کے رسم ورواج، تہذیب وثقافت ،زبان وادب اور تعلیم پر اپنی گہری چھاپ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی زبان اور تہذیب وثقافت اور مذہب کو وہاں کے لوگوں میں فروغ دے۔برصغیر میں انگریزوں کے

تسلط کے بعد نوآبادیاتی دور میں انگریزی تہذیب وثقافت ، زبان اور سماجی رویوں نے اردو شاعری پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان اثرات کے تحت اکبر الہ آبادی کی شاعری میں نہ صرف سماجی حوالے سے بلکہ لسانی حوالے سے بھی انگریزی تہذیب وثقافت اور زبان کے اثرات واضح طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

اردو ایک ایسی زبان ہے کہ جو کہ بڑی سہولت کے ساتھ دوسری ز بانوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمولینے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔عربی فارسی کے لاتعداد الفاظ کو معمولی زبر زیر ، پیش کی تبدیلی کے ساتھ اردو زبان میں رائج ہوتے چلے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بے شمار زبانوں کے الفاظ اردو زبان کا حصہ بنتے چلے گئے۔مثلاً

بالٹی: پرتگالی :بالڈی
پستول انگریزی:پسٹل
چابی پرتگالی: چاوی
چاق ترکی: چاغ
کروشیا انگریزی، فرانسیسی، کروشے
کلَف سنسکرت :کلپ
گروی فارسی:گرَو (۱)

اسی طرح تولیہ ،صابن ،نیلام ،پادری ، نیلام، سایا بھی پرتگیزی سے اردو میں آئے۔

حکومت کی تبدیلی نے افسران ماتحت تحصیلدار، تھانہ دار اور داروغہ کو نہیں چھیڑا لیکن افسران اعلیٰ کلکٹر، ڈپٹی کمشنر ، کمشنر ،لاٹ حکومت کی باگ ہاتھ میں رکھتے ہیں۔(۲)

مغل تورانی نسل سے تھے لہٰذا ان کے توسط سے تورانی یا ترکی الفاظ کا اضافہ ہوا۔ چلمن، چق، چقماق،چغلی، تغار، ساچق وغیرہ ۔

اکبر نے پہلی بار اردو شاعری میں انگریزی کے الفاظ کو استعمال کرنے کا تجربہ کیا۔ یہ تجربہ عوامی سطح پر بہت پسند کیا گیا۔ لفظوں کے اس قسم کی بندش اور استعمال نے جہاں اردو شعری زبان کو نئی لفظیات سے ہمکنار کیا وہاں معنوی ، ثقافتی اور سماجی حوالے سے بھی اس کے اثرات دیرپا ثابت ہوئے۔

> ''اکبر نے جس طرح الفاظ نئے استعمال کیے اور ان کو نئے نئے معنی دیے ، اسی طرح ترکیبیں بھی نئی پیدا کیں اور ان کو اس خوبی سے کام میں لائے کہ ذوقِ سلیم داد دینے پر مجبور ہے۔''(۳)

اکبر الہ آبادی اپنے ہم عصر شعرا سے اس لیے ممتاز اور منفرد سمجھے جاتے ہیں کہ انھوں نے اردو کی شعری زبان کو ایک نئے انداز سے برتا ہے۔وہی بحریں ، وہی پرانی اصناف مگر عہد حاضر کے مسائل پر خیالات اور نئے الفاظ وتراکیب کی ترتیب وبندش کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں انگریزی الفاظ کا تڑکا لگا کر انھوں نے اردو شاعری میں اپنا منفرد مقام بنایا۔

> ''جہاں تک اردو میں داخل شدہ یورپی لفظوں کا تعلق ہے ان میں نحوی تبدیلی بہت کم ہوئی ہے۔(۴)

اردو زبان میں ایک اہم بات یہ ہے کہ انگریزی زبان ہماری سرکاری زبان ہے ۔

جس زبان میں الفاظ داخل ہوتے ہیں اس زبان کے جاننے والے اگر بدیسی الفاظ کے تلفظ سے واقف ہوں تو دخیل الفاظ کی صوتیات(Phnetics) میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی اگر دونوں زبانوں کے حروف صحیح (Consonants) اور حروف علت(Wowels) کی آوازوں میں کوئی فرق نہ ہو یا ایک زبان کے حروف کی اصوات اور دوسری زبان کے حروف کی اصوات اور دوسری زبان کے حروف کی اصوات ایک ہی ہوں تو دخیل الفاظ عام طور پر اپنی زبان کے تلفظ اور اصوات کے ساتھ دوسری زبان زبان میں داخل ہوتے ہیں۔ زبانوں کے حروف کی آوازوں میں فرق ہو تو یہ صورت باقی

نہیں رہتی۔ ایسی صورت میں دخیل الفاظ کے تلفظ کے لیے اپنی زبان کے مماثل یا مشابہ یا قریبی صورت رکھنے والے حروف سے کام لیاجاتا ہے۔(۵)

اردو میں انگریزی الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے صفت نسبتی کو بھی اردو کی طرز پر استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کلرکی، اسکولی، اسکیمی وغیرہ

اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے ان کو بہت
کمپ میں ناچے کسی دن ان کی پوتی تو سہی
چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی، کلرکی کر خوشی سے پھول جا

انگریزی الفاظ کو اردو میں استعمال کرنے کے لیے بعض اوقات لفظوں میں ذرا سی تبدیلی بھی کی گئی مثلاًابتدائی اضافہ ملاحظہ کیجئے:

سٹیبل سے اصطبل
سٹیمپ سے اسٹام
سٹابری سے استابری
سپنج سے اسفنج
سٹیشن سے اسٹیشن
سکپ سے اسکپ
سٹائل سے اسٹائل
سٹیڈیم سے اسٹیڈیم

اکبر نے اس دور میں مغربی تعلیمات اور تہذیب ومعاشرت کی مخالفت کی جس دور میں ہندوستان میں اہل مغرب کی حکمرانی تھی، اکبر نے رمز وکنایہ اور طنز ومزاح میں اپنا مدعا بیان کیا۔

انھیں غمزوں میں آساں ہے معانی کا ادا کرنا
مجھے لفظوں میں مشکل ہے بیانِ مدعا کرنا (۶)(کلیات اکبر ،جلد اول، ص۴۳۴)
الفاظ پہ مرے ہے بجا اعتراضِ شیخ
مطلب مگر جو یوں ہی ادا ہو تو کیا کریں (کلیات اکبر، مرتبہ سرور ارمان۱۳۸۵)

سنجیدہ مسائل کو ہنسی ہنسی اور ظرافت میں بیان کردینے کا فن کوئی انھیں سے سیکھے ۔

یہ مسئلہ مشکل ہے وہی سمجھیں گے جن کو
ہے نشوونما پولیٹیکل آب وہوا میں
اسپیچ ترقی میں تو آندھی ہے یہ فرقہ
لگتا ہی نہیں دل ان کا ترقی کی دعا میں (کلیات اکبر،جلد اول۳۸۰)

کہتے ہیں کہ ادب میں پندونصائح سے قاری کی طبیعت پر گرانی ہوتی ہے۔ مگر اکبر الہ آبادی کی شاعری کی ڈائمنشن ایسی ہے کہ وہ اس طرح کا اُسلوب اختیار کرتے ہیں کہ شگفتگی اور ہلکی سی مسکراہٹ پوری تحریر کا احاطہ کرلیتی ہے۔

ان کی شاعری میں نصیحت اور اصلاح کا پہلو بھی ہے مگر انگریزی الفاظ کے استعمال سے محسوس نہیں ہوتا اور پڑھنے والا ہنستا مسکراتا پڑھتا چلا جاتا ہے۔

اونچا نیت کا اپنی زینا رکھنا
احباب سے صاف اپنا سینا رکھنا
غصہ آنا تو نیچرل ہے اکبر
لیکن ہے شدید عیب کینا رکھنا (جلد اول،ص۲۹۶)

وہ اپنے دور کے عظیم شعرا کی طرح بلند پایہ غزل گو تھے جن کے انوکھے مضامین ، نرالے خیالات ،منفرد بندش، زبان کی خوبیاں دلکش ذومعنویت اور دیگر شعری خوبیاں چھپائے نہیں چھپتی۔''(۷)

زبان کے مروجہ ڈھانچے سے انحراف کو بڑی مشکل سے قبول کیا جاتا ہے۔ مگر اکبر الہ آبادی کی شاعری کی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے طنز ومزاح کا سہارا لے کر مغربی اور مشرقی تہذیب وثقافت کی تقابلی جائزے کو بنیاد بناکر نئے لفظی تجربات کیے جو کہ کامیاب رہے۔پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ لکھتے ہیں:

> ''اکبر نے اردو کے لفظی سرمائے میں قابل قدر اضافہ کیا ہے ۔ اس سے نہ صرف زبان مین وسعت پیدا ہوئی ہے بلکہ اظہار کے طریقوں میں بھی تنوع پیدا ہوا ہے۔اکبر کی لفظیات کے اس انوکھے اور نادر ذخیرے سے بہت سے عصری اور تہذیبی مسائل کو بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔لیکن جو بات اس سے بھی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے زبان کے مروجہ معیار یا فارم (Form)انحراف کرکے ایک نیا اسٹائل پیدا کیا اور ایک نئے اسلوب کی بنیاد ڈالی۔''(۸)

اب کہاں ذہن میں باقی ہیں براق و رفرف
ٹکٹکی بندھ گئی قوم کی انجن کی طرف

آنے والے نہ رہے انجمن دل کی طرف
کوئی کالج کی طرف ہے کوئی کونسل کی طرف
چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی،کلرکی کر،خوشی سے پھول جا
ہم کیا کہیں احباب کیا کارِ نمایاں کرگئے
بی اے کیا ،نوکر ہوئے، پنشن ملی اور مر گئے
اُن کی بیوی نے فقط اسکول ہی کی بات کی
یہ نہ بتلایا کہاں رکھی ہے روٹی رات کی
ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جاکر
حرف پڑھنا پڑا ہے ٹائپ کا
پانی پینا پڑا ہے پائپ کا
بوزنے کو ارتقا نے کردیا انساں تو کیا
انقلابِ حرف نے مولی کو ولیم کردیا
بھولتا جاتا ہے یورپ آسمانی باپ کو
بس خدا سمجھا ہے اس نے برق کو اور بھاپ کو

اکبر کے تجربات زندگی کے معمولی اور عام مشاہدے پر مبنی ہیں ۔

> ''اکبر روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے زندگی کی بڑی بڑی اقدار کی نمائندگی اور ترجمانی کا کام لیتے ہیں۔''(۹)

مرزا خلیل احمد بیگ نے اکبر الہ آبادی کے کلام میں معنیاتی اتصال کے حوالے سے درج ذیل زمروں کا ذکر کیا ہے:

۱۔ہوٹل ڈنر ،سوپ، کاری(کری)
۲۔لیڈر ،اسپیچ، ووٹ
۳۔کلرک، کلکٹر، کمشنر
۴۔کالج ،یونیورسٹی، لیکچر، کانووکیشن، گریجویٹ،پروفیسر

۵۔ممبر، اسپیکر، کونسل، ریزولیشن
۶۔انجن ،ریل ،سگنل
۷۔کوٹ ،پتلون ،بٹن
۸۔مس، لیڈر
۹۔لٹریچ،ہسٹری، فلاسفی
۱۰۔بائسکل، موٹر، ایروپلین،
۱۱۔ڈاکٹر، سرجن، آپریشن، اسپتال
۱۲۔سروس ،پنشن،
۱۳۔سوڈا ،لمنڈ، وہسکی، ٹی
۱۴۔جرمن ،فرنچ، لیٹن، انگلش (۱۰)

انھوں نے اپنی شاعری میں نئے لفظوں کے ساتھ ساتھ قافیوں کی ندرت سے بھی کام لیا ہے۔ان کے قافیے دیکھئے:

ووٹر،موٹر۔ پیمبری،ممبری۔لیڈیاں، بیبیاں۔گزٹ، جھٹ۔آنر، سر۔نیک، کیک۔فورس،
کورس۔پائپ، ٹائپ۔چارج، جارج۔ریلیشن،کانووکیشن،ایمی ٹیشن،نیشن۔غرق، فرق

اکبر حسین خان نظیر لدھیانوی کے مطابق ''کلیات اکبر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے اپنے سارے کلام میں کم وبیش تین سو انگریزی الفاظ استعمال کیے ۔(۱۱)

اپنے مخصوص انداز میں سماجی برائیوں کو بھی بیان کرتے ہوئے وہ نوآبادیاتی لسانی اثرات کے زیر اثر آجاتے ہیں:

غصہ آنا تو نیچرل ہے اکبر
لیکن شدید عیب کینہ رکھتا ہے

نوآبادیاتی دباؤ جہاں دیگر سماجی تبدیلیاں لے کر آتا ہے وہاں اپنی تاریخ اور یادداشت کے بھولنے کا عمل بھی تیز ہوجاتا ہے:

جب اپنی ہسٹری ہم بھول جائیں گے تو کیا ہوگا
خدارا اِک نظر اس سین کا کرتے تو نظارا

اکبر کا موضوع سخن انسان اور سماج ہے۔(۱۲)اکبر انسان کو وسیع تر معاشرتی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ کیونکہ انسان کا ہر قول وفعل دراصل کی سماجی صورت حال کی عکاسی کرتا ہے۔وہ اس سماج کی بات کرتے ہیں جسے ایک نیا تناظر دینے کی کوشش کی جارہی تھے۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری بھول جا
شیخ ومسجد سے تعلق ترک کر اسکول جا

نوآبادیاتی حربے غلام اور مفتوح قوموں سے اتحاد اور تنظیم ، یقیں محکم اور جدوجہد کی صلاحیت چھین لیتے ہیں:

نیشنل فیلنگ تو ہم میں کبھی تھی ہی نہیں
اتحاد دیں فقط باقی رہا تھا اب گیا۔

سماجی حوالے سے آنے والی تبدیلی لوگوں کے رہن سہن کے بعدان کی زبان پر اثر انداز ہوتی ہے۔برصغیر میں ریلوے کے قیام سے نہ صرف سماجی حوالے سے تبدیلی آئی اور بلکہ نئے الفاظ وتراکیب کا ایک نیا دفتر بھی کھل گیا۔ اسی طرح بے شمار سائنسی ترقی اور کمپیوٹر کے حوالے سے ایسے ایسے میدان ہیں جنھوں نے ہمارے سماج کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ سماج اور انسانی زندگی پر لسانی اثرات بھی مرتب کیے۔

نوآبادیاتی دور میں سائنسی ایجادات کے علاوہ ، انگریز کے بنائے ہوئے آئین اور قانون، نظامِ تعلیم ،تدریس ونصاب،دفتری نظام،سماجی اداروں، اشیائے خوردونوش، کھیل تماشوں، مغربی ادب وثقافت کے اثرات بھی ہمارے سماج پر گہرے سے گہرے ہوتے جارہے ہیں۔

اکبر الہ آبادی کے اثرات اردو شاعری پر واضح انداز میں محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

خوش قسمتی سے ہم ہیں سوار اس جہاز پر
ساحل پہ جس جہاز کا کپتان رہ گیا (دلاور فگار)
ابھی تصویر میری کیا بنے گی
ابھی تو کینوس پر نشاں ہوں (پروین شاکر)
جن سے ہوئی دلوں کو حرارت کی آرزو
وہ لوگ ہیں جلی ہوئی ماچس کی تیلیاں (شہزاد احمد)
ساری مایوسیوں کا ایک علاج
یعنی ایم اے کے بعد کیجئے لا (ظفر اقبال)
ناہید فیشنوں نے چھپائے ہیں عیب بھی
چشمے نہ ہوں تو آنکھ کا پردہ کہاں سے آئے (کشور ناہید)
میں فائلوں کے ایک پلندے میں بند تھا
دفتر کی اک دراز کے اندر بکھر گیا (مراتب اختر)
ایک پرزا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا
اب رکھا کیا ہے تیرے پاس مشین (جون ایلیا)
رات فٹ پاتھ پر دن بھر کی تھکن کام آئی
اس کو بستر کیا ،سر پہ بھی تانے رکھا (اقبال ساجد)
مڑ مڑ کے اپنی سیٹ سے وہ دیکھتی تو ہے
لیکن مجھے اترنا ہے اگلے سٹاپ پر (عطاء الحق قاسمی)
ہر حقیقت پر تو سنسر کا کڑا پہرا تھا
جھوٹ جتنا بھی تھا شائع کیا اخباروں نے (نسیم سحر)

زبانوں میں ایک دوسرے سے الفاظ لینے کا عمل لسانی حوالے سے اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔زبانیں جب کسی نہ کسی وجہ سے ایک دوسرے کے قریب آتی ہیں تو ان کے بولنے والے ان زبانوں کے الفاظ کو اپناتے ہیں اور ایک جگہ سے ایک زبان الفاظ دوسری جگہ دوسری زبانوں میں منتقل ہوتے ہیں۔

ناگریزی زبان بھی کوئی ایسی زبان نہیں جس میں اور کسی زبان کے الفاظ میں شامل نہ ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انگریزی میں بے شمار زبانوں کے الفاظ شامل ہیں وہاں عربی فارسی اور اردو کے الفاظ بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔

یونانی، لاطینی فرانسیسی الفاظ کے علاوہ عربی اور فارسی کے بھی بے شمار الفاظ انگریزی زبان کے ذخیرۂ الفاظ کی زینت بن گئے ہیں۔ مثلاً ایڈمرل(امیرالبحر)، انٹیک(عتیق)، ارتھ(ارض)، ایلی فنٹ(الفیل)، الکزر Elisir(الاکسیر)، سیرپ(Syrup)، شرب(شربت)، حنا(حنا)، شیب(شبیہ) کینڈل(قندیل)، گیس(قیاس) وغیرہ وغیرہ۔(۱۳)

اسی طرح اردو کا جنگل(Jungle)، لوٹ(Loot)،الماری(Almirah)، بک(Buck)،مست(Must, Mast)، وغیرہ جیسے کئی الفاظ انگریزی میں بھی داخل ہوئے۔ مگر ان کی تعداد کم ہے۔

اکبر الہ آبادی نے اردو زبان کو لفظیات کے حوالے سے ایک وسیع لسانی تناظر کی طرف پیش رفت کے امکانات کے در وا کیے۔ انھوں نے اردو شاعری میں جو اندازِ بیاں اور طرزِ زبان اختیار کی اس کی مثال ان سے پہلے نہیں ملتی۔

حوالہ جات

۱۔ شان الحق حقی،فرہنگ تلفظ، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ص،خ

۲۔ احمد دین،سرگذشت الفاظ،اسلام آباد، پورب اکادمی، ۲۰۰۸ء،ص۱۴۵

۳۔ نور الرحمن، اکبر الہ آبادی اور ان کا کلام، دہلی، مکتبہ شاہراہ،۱۹۶۴ء، ص۲۴

۴۔ مقدمہ ،مشمولہ اردو میں یورپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ، از محمد بن عمر،حیدرآباد دکن، کتاب خانہ عابد، ۱۹۵۵ء،ص۹

۵۔ مشمولہ اردو میں یورپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ، از محمد بن عمر،حیدرآباد دکن، کتاب خانہ عابد، ۱۹۵۵ء،ص۱۰

۶۔ کلیات اکبر ،جلد اول، ص۴۳۴

۷۔ راناخضر سلطان، مرتب، کلیات اکبر، جلد اول، لاہور، بک ٹاک،۲۰۰۶ء، ص۲۲،۲۱

۸۔ خلیل احمد بیگ‘مرزا،اکبر الہ آبادی اور لغات مغربی۔ایک اسلوبیاتی مطالعہ، قومی زبان کراچی، مارچ ۲۰۰۰ء،ص۵۴

۹۔ محمد حسن عسکری، مجموعہ محمد حسن عسکری، لاہور سنگ میل پبلیکیشنز، ۱۹۹۴ء، ص۹۳۲

۱۰۔ خلیل احمد بیگ‘مرزا،اکبر الہ آبادی اور لغات مغربی۔ایک اسلوبیاتی مطالعہ، قومی زبان کراچی، مارچ ۲۰۰۰ء،۵۲

۱۱۔ قمرالدین بدایونی،‘مولوی، بزم اکبر، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، ۱۹۴۴ء، بار دوم،ص۸۶

۱۲۔ نور الرحمن، اکبر الہ آبادی اور ان کا کلام، دہلی، مکتبہ شاہراہ،۱۹۶۴ء، ص۱۱

۱۳۔ عبدالرحمن براہوی،انگریزی پر اُردو کا اثر، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان،۱۹۹۷ء، ص۱۳

References

1. Shan-ul-Haq Haqi, Farhang-e-Talafuz, Islamabad: Muqtadra Quami Zaban, P.K
2. Ahmed Din, Sargazasht Alfaz, Islamabad: Porab Acedemy, 2008, P.145
3. Noor-ul-Rehman, Akbar Ilah Abadi aur Un ka Kalam, Dehli: Maktaba Shahrah, 1964, P.24
4. Muqadma, Mashmola: Urdu ma Europi Alfaz ka Lisaniyati Mutaliya, Muhammad Bin Umar, Haidrabad Dacan: Kitab Khana Abid, 1955, P.9
5. Ibid, P.10
6. Rana Khizar Sultan, Muratib, Kuliyat Akbar, 1st Edition, Lahore: Book Talk, 2006, P.434
7. Ibid, P.21-22
8. Khalil Ahmad Baig, Mirza, Akbar Ilah Abadi aur Lughat Maghribi – Aik Aslobiyati Mutaliya, Karachi: Qaumi Zuban, March 2000, P.54
9. Muhammad Hasan Askri, Majmoa Muhammad Hasan Askri, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 1994, P.932
10. Khalil Ahmad Baig, Mirza, Akbar Ilah Abadi aur Lughat Maghribi – Aik Aslobiyati Mutaliya, P.52
11. Qamar Uddin Badayoni, Molvi, Bazm-e-Akbar, Dehli: Anjuman Taraqi Urdu Hind, 1944, 2nd Edition, P.86
12. Noor-ul-Rehman, Akbar Ilah Abadi aur Un ka Kalam, P.11
13. Abdul Rehman Barahvi, Angrezi per Urdu ka Asar, Islamabad: Muqtadra Qaumi Zuban, 1997, P.13